CONFIDENTIAL

Not to be released for publication in the press before presentation to the Assembly

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON AGRICULTURE REGARDING STARRED QUESTION NO.7862 ASKED BY DR SYED WASEEM AKHTAR, MPA (PP-271)

Starred Question No.7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) (Annexed) was referred to the Standing Committee on Agriculture on 8 February 2017. The Committee considered the Starred Question in its meetings held on 5 April, 12 April and 4 July 2017.

2. The following were present:–

1.	Mr Muhammad Afzal Gill, MPA (PP-274)	Chairman
2.	Ch Fazal-ur-Rehman, MPA (PP-215)	Member
3.	Mr Javed Akhtar, MPA (PP-242) (attended on 4 July 2017)	Member
4.	Sardar Bahadar Khan Maikan, MPA (PP-38)	Member
5.	Mr Javed Alloudin Sajid, MPA (PP-186) (attended on 5 April and 4 July 2017)	Member
6.	Malik Fayyaz Ahmed Awan, MPA (PP-105) (attended on 5 and 12 April 2017)	Member
7.	Rana Muhammad Iqbal Harna, MPA (PP-121)	Member
8.	Sardar Ali Raza Khan Dreshak, MPA (PP-247) (attended on 5 and 12 April 2017)	Member
9.	Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)	*Mover*

3. Dr Qurban Ahmed, Director General (Field), Agriculture Department and Mr Mohsin Bukhari, Deputy Director, Law and Parliamentary Affairs Department represented their Departments. Mr Faiz-ul-Basit, Additional Secretary, Provincial Assembly of the Punjab functioned as Secretary to the Committee.

4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA/Mover showed his concern for not utilizing the available resources for rehabilitation of land deteriorated by water logging and salinity.

5. The Director General (Field), Agriculture Department presented a Master green plan to get 1.0 million acre land under cultivation. He stated that there was 37 lac acre uncultivated land in Punjab. Last procurement of bulldozers was made in 1993 through Japanese grant. He also stated that for the procurement of 250 new bulldozers, an approximate amount of Rs.10,000 million would be required. He further stated that 70,000 acre barren land would be levelled annually which would contribute Rs.3,500 million in GDP each year.

Contd...P/2

6. The Mover and the Committee were satisfied with the explanation given by the Director General (Field), Agriculture Department and decided to dispose of the subject Starred Question with the direction that the Administrative Department would move a summary to the Competent Authority for procurement of 250 new bulldozers at the earliest to get the yield as per master plan.

(MUHAMMAD AFZAL GILL)
Chairman
Standing Committee on Agriculture

Lahore
4 July 2017

Lahore
4 July 2017

(RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR)
Secretary

ANNEXURE

*7862: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنا رقبہ زیر کاشت رہتا ہے کتنا رقبہ ایسا ہے جو زیر کاشت نہ ہے لیکن قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے اس سلسلہ میں حکومت کیا منصوبہ بندی رکھتی ہے کتنا رقبہ ایسا ہے جو بالکل بنجر ہے؟

(ب) کھادوں، بیجوں، زرعی ادویات اور زرعی آلات پر کتنی قسم کے ٹیکس عائد ہیں وفاقی حکومت کے کون کون سے ٹیکس ہیں اور پنجاب حکومت کی طرف سے کون کون سے ٹیکس ہیں ان ٹیکسوں سے پنجاب کو سالانہ اوسطاً کتنی آمدنی ہوئی ہے مالی سال 15-2014 میں کیا آمدنی ہوئی کیا حکومت پنجاب ان ٹیکسوں کو ختم کروانے کی کوئی حکمت عملی رکھتی ہے؟

(تاریخ وصول 11 مئی 2016 تاریخ ترسیل 21 جون 2016)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب کے رقبہ کے بارے میں مذکورہ تفصیلات اس طرح سے ہیں:

کل زیر کاشت رقبہ (Cultivated Area) 3 کروڑ 9 لاکھ 78 ہزار 518 ایکڑ

وہ رقبہ جو زیر کاشت نہ ہے لیکن قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے (Cultureable waste) 38 لاکھ 82 ہزار 615 ایکڑ

ناقابل کاشت رقبہ (Not available for cultivation) 71 لاکھ 77 ہزار 667 ایکڑ

محکمہ زراعت فیلڈ ونگ کو مالی سال 17-2016 میں 50 ہزار ایکڑ ناقابل کاشت رقبہ کو قابل کاشت بنانے کا ہدف دیا گیا ہے جبکہ گزشتہ 5 سالوں میں (12-2011 تا 16-2015) 1 لاکھ 47 ہزار 670 ایکڑ ناقابل کاشت رقبے کو قابل کاشت بنایا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں ایک پروجیکٹ UNDP (12-2007) کے دوران پنجاب میں 1 لاکھ 71 ہزار تھور زدہ رقبے کو آباد کیا گیا۔

محکمہ انہار حکومت پنجاب کی دی گئی معلومات کے مطابق ADP: 2016-17, 2017-18 کے دوران نکاسی سسٹم کی صفائی کے لے 2 ارب روپے اور نکاسی سسٹم کی توسیع کے لئے 1 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے ذریعے 1 لاکھ 88 ہزار ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا جارہا ہے۔

علاوہ ازیں سیم اور تھور سے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے محکمہ زراعت کا ایک تحقیقاتی ادارہ شور زدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد، کام کر رہا ہے جس نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے درج ذیل طریقے وضع کئے ہیں:

سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کیلئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں
ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کیلئے نہروں کے کنارے پختہ کیے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridge) پر کاشت کی جائے۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ زرعی مداخل پر پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہے۔

کھادوں، زرعی زہروں اور زرعی آلات پر وفاقی حکومت کی طرف سے پہلے 17 فیصد سیلز ٹیکس عائد تھا جو زرعی ادویات پر مکمل طور پر ختم اور یوریا کھاد پر صرف 5 فیصد اور زرعی آلات پر 7 فیصد باقی رہ گیا ہے۔ مزید برآں وفاقی حکومت کی طرف سے یوریا کھاد پر 390 روپے فی بوری اور ڈی اے پی کھاد پر 300 روپے فی بوری سبسڈی دی جارہی ہے، سیلز ٹیکس کا نفاذ وفاقی حکومت نے کیا ہے۔ بہر حال حکومت پنجاب پہلے کی طرح اب بھی اس سلسلے میں کوشاں ہے کہ زرعی مداخل پر جنرل سیلز ٹیکس ختم کر دیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 فروری 2016)